

باب- ۱۱

روزہ

قرآن: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔
اے ایمان والو! تم پر روزہ اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں پر کیا گیا تھا، تاکہ تم پر ہیز گار بن جاؤ، (البقرہ: ۱۸۳)۔

أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ۔
گنتی کے چند دن [روزے فرض کیے گئے ہیں اس پر بھی] جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا مسافر ہو تو اور دنوں میں اس کی تکمیل کر لے، قضا کر لے، (البقرہ: ۱۸۳)۔

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُمُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ۔

اور کھاؤ پیو، یہاں تک کہ صبح کی سفید ڈوری، رات کی سیاہ ڈوری سے ممتاز ہو جائے، پھر تم روزے کو رات تک پورا کرو، (البقرہ: ۱۸۷)۔

حدیث: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے کہ تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزے رکھو۔ اور شوال کا چاند دیکھو تو افطار کرو۔ اگر بدلی چھائی ہوئی ہو تو اندازہ کرو [یعنی ۳۰ روزے پورے کر دو]۔ راوی: ابن عمرؓ۔ (صحیح بخاری: ۱۷۸۲)۔

ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں، اور شیطان زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۱۷۸۱)۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کھاؤ، کیوں کہ سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے۔ راوی: انسؓ۔ (صحیح بخاری: ۱۸۰۴)۔

فرمان نبیؐ ہے کہ جب کوئی بھول کر کچھ کھاپی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے، کیوں کہ اس کو یہ اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۱۸۱۲)۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان میں روزے رکھے اور شبِ قدر میں قیام کیا (یعنی نمازیں پڑھیں) اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۱۷۸۳)۔

حمزہ بن اسلمیؓ نے نبی اکرمؐ سے عرض کیا کہ میں سفر میں روزے رکھتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا، اگر تُوچا ہے تو روزے رکھے اور اگر تُوچا ہے تو افطار کر لے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (صحیح بخاری: ۱۸۲۱)۔

ارشادِ نبویؐ ہے کہ روزہ ڈھال ہے، اس لیے نہ تُویری بات کرے اور نہ جہالت کی بات کرے۔ اگر کوئی شخص تجھ سے جھگڑا کرے یا گالی گلوچ کرے تو کہہ دے کہ میں روزے دار ہوں۔ دو بار کہہ دے۔۔۔ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ کو مشک کی خوشبو سے بہتر لگتی ہے۔۔۔ روزے کی خاطر کھانا پینا اور دوسری مرغوب چیزیں چھوڑنے پر اس کے بدلے میں ہر نیکی کا اسے دس گنا ثواب ملتا ہے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۱۷۷۶)۔

رسول اکرمؐ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ راویان: ابو سعیدؓ، ابو سعید خدریؓ، اور ابو ہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۱۸۶۹ تا ۱۸۷۱)۔

(رمضان کا مہینہ تھا اور) ہم لوگ سفر میں تھے۔ شدید گرمی کے دن تھے۔ آپؐ نے ایک جگہ لوگوں کا ہجوم دیکھا اور ایک شخص کو دیکھا کہ جس پر سایہ کیا گیا تھا۔ پوچھا کیا بات ہے؟ کہا گیا، روزہ دار ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (اسی لیے) سفر میں روزے رکھنا درست بات نہیں۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔ (صحیح بخاری: ۱۸۲۴)۔

مجھ سے نبی کریمؐ نے فرمایا کہ اے عبد اللہ! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم دن کو روزے رکھتے ہو اور رات کو (نماز کے لیے) کھڑے ہو جاتے ہو۔ میں نے کہا، جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا ایسے نہ کیا کرو۔ اس لیے کہ تمہارے بدن کا تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے۔ تمہارے لیے ہر ماہ کے ۳ روزے کافی ہیں۔ تم کو اس نیکی کا ۱۰ گنا اجر ملے گا، گویا سارے مہینے تم نے روزہ رکھا۔ اگر تم اس سے زیادہ کی قوت پاتے ہو تو داؤد علیہ السلام کی طرح کے روزے رکھو۔ میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ وہ کس طرح روزے رکھتے تھے؟ تو آپؐ نے فرمایا، ایک دن روزہ رکھتے تھے اور دوسرے دن نہیں۔ راوی: عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ۔ (صحیح بخاری: ۱۸۵۲ تا ۱۸۵۸)۔

اہم فقہی پہلو:

فرض:

(۱) ماہ رمضان کے روزے ہر عاقل، تندرست، مقیم اور بالغ مرد و عورت پر فرض ہیں، (۲) البتہ مریض اور مسافر روزہ رکھ بھی سکتا ہے اور اس کی قضا بھی کر سکتا ہے، (۳) عورت کے ایام میں روزہ ممنوع ہے، مگر بعد میں اس کی قضا کرنی ہوگی۔

واجب:

(۱) رویت ہلال: یہ واجب علی الکفایہ ہے، یعنی اگر ملک کی طرف سے متعین کمیٹی نے شعبان کی ۲۹ تاریخ اور رمضان کی ۲۹ تاریخ کو غروب آفتاب کے وقت چاند کو تلاش کرنے اور اس کے مطابق روزے شروع اور ختم کروانے کا انتظام کیا تو یہ واجب، سب کی طرف سے ادا ہو گیا، (۲) ذی الحجہ کے چاند کی رویت بھی اسی طرح واجب ہے، (۳) روزے رکھنے کی نیت یعنی ارادہ کرنا، (۴) قضا روزے رکھنا، (۵) کوئی شخص کسی دن روزہ رکھنے کی نذر کر لے تو یہ واجب روزہ ہو گا، (۶) روزہ بہ طور کفارہ بھی واجب ہے۔

سنت:

(۱) روزے کی نیت زبان سے ادا کرنا، (۲) سحری کھانا، (۳) افطار کرنا، (۴) کھجور یا پانی سے روزہ افطار کرنا، (۵) افطار سے پہلے مسنون دعائے گنا۔

مستحب:

(۱) سحری تاخیر سے کھانا، (۲) افطار میں جلدی کرنا، (۳) روزے کے دوران اس کا خاص خیال کرتے ہوئے، برا بولنے، برا سننے اور برادیکھنے سے گریز کرنا۔

متفرق:

(۱) بھول کر کھانے یا پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اس استحسان کی اصل وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے کہ "جس نے بھول کر کھایا پیا تو اسے چاہیے کہ روزہ پورا کر لے کیوں کہ یہ تم کو اللہ نے کھلایا پلایا ہے"، (۲) چونکہ بھول ایک بے اختیاری چیز ہے لہذا اسی بات پر بھول کر جماع کرنے کو بھی قیاس کیا جائے گا، (۳) بیوی کو چھونے سے یا بوسہ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (۴) سر میں تیل ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، (۵) سرمہ لگانے یا خوشبو لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(۶) کھینچنے لگا کر جسم سے خون نکالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، (۷) خود بخود قے آجانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اس پر قضا واجب ہے، (۸) جان بوجھ کر کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس کا کفارہ دینا ہوگا، (۹) جان بوجھ کر جماع کرنے سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اس کے لیے مرد و عورت دونوں کو کفارہ دینا ہوگا، (۴) عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ایام تشریق یعنی ذی الحجہ کی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ کو روزہ رکھنا ممنوع ہے، کیوں کہ فرمان نبیؐ کے مطابق یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

نوٹ: روزہ، دراصل نفس کو مغلوب کرنے کی عبادت ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ ہمیں ان چیزوں سے مخصوص وقت کے لیے دور رہنے کو کہتا ہے جو عام طور پر ہمارے لیے حلال و جائز ہیں۔ جیسے کھانا پینا یا حقوق زوجیت ادا کرنا۔۔۔ مرتب۔